Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.B.83.

INDIAN INSTITUTE

کرو میری امداد شاہِ نجف
زیارت کا شبیر کی دو شرف

میرے حال پر رحم ہو یا بتول
خدارا مری التجا ہو قبول

دکھا دو مجھے اپنے شبیر کو
وہ محبوب خالق کی تصویر کو

اعانت کرو میری یا مجتبا
کہ اب مجھکو شبیر کی ہو لقا

خبر لو مری جلد زہرا کے لال
دکھا دو ذرا مجھکو اپنا جمال

سہارا نہین ہجر کا مطلقا
تڑپتا ہی میرا دل مبتلا

براے خدا دُرِّ مشرقین
کرو میری آنکھین منور حسین

اور اک یہ تمنا ہی مولے مری
کہ مولود حضرت کی یہ مثنوی

سُرورِ بشر کی جو مین نے رقم
اسے کرکے مقبول کیجے کرم

صلہ اِسکا دو مجھکو بحرِ سخا
تصدق مین اپنے یہ کردو شہا

کہ روزِ جزا پیش پروردگار
بشر ہو غلامون مین شہ کے شمار

خاتمۃ الطبع

شکر خالق ارض و سما کا کہ اندنون مین مثنوی لاجواب و زیبا سراپا استحصال ثواب کا ذریعہ بے انتہا حال فرحت اشتمال میلاد شریف خامس آل عبا جناب سید الشہدا جگر گوشۂ رسولِ اکبر موسوم بہ سُرورِ بشر تصنیف ثنا خوان آل خیر البشر منور حسین صاحب تخلص بشر بار اول واقع لکھنؤ ماہ نومبر ۱۸۹۱ء مطابق ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۸ ہجری مطبع نامی منشی نول کشور مین حلیۂ طبع سے آراستہ ہوئی

پریشان ہی میرا دل مبتلا
نہین ملتی تشبیہ زلف دوتا

خطا ہو جو گیسو کو مشکین لکھون
سرِ مو جو ہمسر نہو کیا کہون

شبِ قدر بھی اُسکی ہمسر نہین
جو ہی شان گیسوے سلطان دین

جبین منور جو ہی بدر ضیا
وہ ہی مطلع نور ربُّ العلا

ہلال فلک کی نہین ایسی شان
جو ہی شان آبرو امام زمان

پڑے چشم کی شہ کی جسپر نگاہ
نظر آئے اُسکو جمالِ الٰہ

جو ہین گوش پاکِ شہِ دوسرا
وہ ہین بہر عالم سمیع الدعا

جو ہین دونون عارض شہِ پاک کے
وہ ہین مہر و مہ چرخ لولاک کے

نبی شہ کی وحدت کی بینی گواہ
جسے خلق کہتی ہی الفِ الٰہ

ہین لبہاے حضرت وہ معجز بیان
کہ مرتے ہین اُسپر مسیحِ زمان

کرون کیا مین دندان شہ کی ثنا
گہر کی جو دے آبرو کو مٹا

جو ہی ریش اقدس رخِ شاہ پر
وہ ہی ہالۂ ابر اُس ماہ پر

مُطہّر جو ہی سینہ اس شاہ کا
وہ گنجینہ ہی رازِ اللہ کا

کفِ دست ہین دونون بحرِ کرم
دو عالم مین ہی فیض جسکا اتم

قدوم مبارک کی یہ ہی صفات
کہ جو تھامے اُسکو وہ پائے نجات

رسا میری قسمت بھی ہوتی کہین
تو ہوتی قدمبوسیِ شاہ دین

خدایا دعا تو مری کر قبول
دکھا مجھکو اکدم شبیہ رسول

بشر مہر انور کا مشتاق ہی
شبِ ہجر شہ دل کو بس شاق ہی

خبر لو مری یا رسولِ انام
دکھا دو مجھے اب جمالِ امام

اور اُسدم طفیلِ امامِ زمن
ہوے دور سب اُسکے رنج و محن

ہوا حال پر اُسکے فضلِ خدا
بحل ہو گئی اُسکی ساری خطا

پر و بال پھر حق نے اُسکو دیے
جو پہلے مراتب تھے وہ سب ملے

ملا اُسکا جو کچھ کہ تھا مدعا
وہ خوش ہو کے سوے فلک اُڑ گیا

یہ در وہ ہین قدسی ہین جسکے غلام
ہی لاریب یہ مرجع خاص و عام

یہ سرکار عالم کی ہی دستگیر
یہ دربار بخشش مین ہی بے نظیر

یہ ہی بارگاہِ شفیعِ انام
امان کا گنہگار کی ہی مقام

بشر پر بھی مولے کرو اب نگاہ
کہ ہی اِسکی حالت نہایت تباہ

حلیہ شریف

لطائف مین ایسی لکھی ہی خبر
کہ شبیر فرزند خیر البشر

ہوے خلق از بس حسین و جمیل
نہین حسن مین کوئی اُنکا عدیل

اندھیرے مکان مین جو شاید کبھی
کہین بیٹھے رہتے یہ ابن علی

وہ انوار رہتے وہان جلوہ گر
کہ ہرگز نہوتے نہان وہ قمر

ضیا روے انور کی وان دیکھکر
پتا شہ کا پاتا تھا ہر اک بشر

شہِ کربلا اور شہِ انبیا
مشابہ ہین دونون یہ نورِ خدا

جو سینہ سے تا فرق حضرت حسن
ہوے خلق ہمشکل شاہِ زمن

تو سینہ سے تا پا شبیہ رسول
ہوے خلق شبیر جانِ بتول

حسین ایسے زہرا کے ہین گلعذار
کہ یوسف ہون سو جانسے جسکے نثار

قد پاک ہی سرو باغ مراد
لبِ جوے کونین عالی نژاد

جو پیدا ہوے خلق کے دستگیر
شہنشاہ کونین ابن امیر

تو اُسدم بفرمان رب العباد
پئے تہنیت شاہ کی شاد شاد

وحی لیکے خالق کی سوے زمین
چلے اپنی جا سے جو روح الامین

تو رستہ مین انکا ہوا وان گذر
تڑپتا تھا فطرس جہان خاک پر

سُنی اُسکی فریاد جو جان گزا
گیا پاس اُسکے وہ پیک خدا

جو پہچانا اُسکو امین نے کہا
کہ فطرس یہ کیا حال تیرا ہوا

بیان کرکے اپنی حقیقت تمام
پھر اُسنے امین سے کیا یہ کلام

کہ ای پیک خلاق کون و مکان
کہان سے تم آئے ہو جاتے کہان

تب اُس سے یہ روح الامین نے کہا
کہ جاتا ہون پیش حبیب خدا

نواسہ ہی شہ کے تولد ہوا
وحی تہنیت کی ہون وان لیچلا

کہا پھر یہ فطرس نے ای پیک رب
مجھے لیچلو نزد شاہ عرب

سفارش کرینگے رسول کریم
گنہ بخش دیگا غفور الرحیم

غرض ساتھ لیکر اُسے جبرئیل
وہانسے گئے نزد شاہ جلیل

کیا عرض پہلے تو وحی خدا
کہا پھر وہ فطرس کا سب ماجرا

جو شبیر تھے شہ کی آغوش مین
طبیعت مسرت سے تھی جوش مین

سُنا شہ نے فطرس کا جب سانحا
تو دل مین شہ دین کے رحم آگیا

یہ فطرس سے ارشاد شہ نے کیا
کہ شبیر ہین تیرے حاجت روا

نکل اپنے بدن سے تو پاے حسین
کہ اس درد سے تجکو ملجائے چین

پس ایسی اجازت جو شہ سے ملی
تو فطرس بجا لایا حکم نبی

ولادت کا جب ساتوان دن ہوا
تو حضرت نے اُنکا عقیقہ کیا

ملا سبط اصغر جہان مین لقب
ہوے سرور دین و شاہ عرب

ملقب ہوے شہ بلفظ شہید
لقب یہ دیا حق نے اُنکو سعید

جہان تک ہین اہل عجم اور عرب
وہ ہین سید الشہدا کہتے سب

ابا عبد اللہ اے مومنو
ہوئی کنیت شاہ کی جان لو

عجب یہ پیارا ہی شبیر نام
تصدق ہو اُسپر سے جان غلام

ہی اسم مبارک یہ جنکا حسین
شہ انبیا کے جو ہین نور عین

یہی میرے آقا ہین سلطان ہین
یہی دین و دنیا مین ایمان ہین

معجزہ

لطائف مین یون ہی روایت لکھی
کہ پیدا ہوے شاہ دین جس گھڑی

اُسیدم ہوا شہ سے اک معجزا
ہوئی اک فرشتہ کی حاجت روا

لکھا ہی کہ فطرس وہ رکھتا تھا نام
سوم چرخ پر تھا وہ رہتا مدام

معزز تھا وہ حق کے دربار کا
مقرب تھا خالق کی سرکار کا

بڑا تھا فرشتون مین عالی وقار
فرشتے توابع تھے ستر ہزار

ہوئی ناگہان اُس سے اکدن خطا
بجا لایا جلدی نہ حکم خدا

عتاب الٰہی کا مورد بنا
ہوا دفعتہً اُسپہ قہر خدا

نہ باقی رہے اُسکے وہ مرتبے
پر و بال برق غضب سے جلے

ہوئی آفت ایسی جو غمناک پر
گرا تخت افلاک سے خاک پر

رہا مدتون تک پریشان حال
ہوا کم نہ ہرگز خدا کا جلال

رکھا نام انکا زمانے مین کیا — جو ہین میری آغوش مین دلربا
یہ کی عرض مولے نے سلطان دین — مجھے اسمین سبقت مناسب نہین
مگر ہی ارادہ مرا یا رسول — حسب نام رکھون جو ہووے قبول
کہا پھر یہ شہ نے کہ ای ابن عم — تامل ابھی اسمین کرتے ہین ہم
وحی کا ہی اسمین مجھے انتظار — وہی ہوگا جو حکم پروردگار
یہی تذکرا تھا کہ بس جبرئیل — وحی لیکر آئے بحکم جلیل
کہا شہ سے ای بادشاہ انام — یہ پیغام خالق ہی بعد از سلام
کہ فرزند عالی جو اکبر ہوا — وہ موسوم عالم مین شبیر ہوا
تو شبیر موسوم ہو یہ پسر — جو ہی گود مین شہ کی لخت جگر
جواب تیسرا ہوگا نور نظر — مشبر کہیگا اُسے ہر بشر
خداوند عالم یہ ہی چاہتا — جو ہیون کا ہارون کے نام تھا
انھین نام سے بادشاہ غیور — نواسون کو اپنے پکارین حضور
یہ سنکر کہا شہ نے ای جبرئیل — نہین عذر مجھکو بحکم جلیل
مگر مین نے سمجھا نہین مطلقا — کہ معنے یہ الفاظ رکھتے ہین کیا
کیا تب یہ روح الامین نے بیان — یہ الفاظ عبری ہین شاہ زمان
جو ہی لفظ شبر شہ دوسرا — حسن اسکا عربی مین ہی ترجمہ
زبان عرب مین شہ مشرقین — ہی شبیر کا ترجمہ بس حسین
مشبر کے معنے ہین محسن شہا — یہ اسما مبارک ہون اے مصطفا
ہوا بس یہ شبیر نام حسین — بحکم خدا خالق مغربین

والاوت

خدا کا ہی اک راز اسمین نہان
نہین بر ملا اُسکا بہتر بیان

مبارک ہوا احمد کو نور نظر
مبارک ہو زہرا کو عین البصر

مبارک ہو حیدر کو یہ نونہال
یہ سرو گلستان عز و جلال

مبارک ہو حضرت حسن کو اخی
ہی ملک ولایت کا جو کہ ولی

برادر مبارک علمدار کو
ہو شافع مبارک گنہگار کو

مبارک خلائق کو اپنا امام
بشر ہی دل و جانسے جنکا غلام

بیان نام و لقب

روایت ہی احباب مین یون لکھی
ابی ذر نے تھی جو روایت کہی

کہ پیدا ہوے جبکہ حضرت حسین
تو پیغمبر دین شہ قبلتین

گئے تا در پاک حضرت بتول
ہوے رونق افزاے باب قبول

اور اُنسے یہ ارشاد شہ نے کیا
کہ فرزند کو میرے لا کر دکھا

ہوا جبکہ یہ حکم محبوب ویس
ہوئی حاضر اسماء بنت عمیس

اُٹھا لائی وہ شہ کی تصویر کو
دیا گود مین شہ کی شبیر کو

پس اُسدم شہنشاہ ابرار نے
وہ دربار خالق کے مختار نے

جو دیکھا پسر کو تبسم کیا
کیا سجدۂ شکر خالق ادا

اُسیوقت پھر شہ نے با صد طرب
ملا گوش شبیر سے اپنا لب

بیان دہنی جانب کو تکبیر کی
اقامت کو پھر بائین جانب کہی

جب اس سے فراغت ہوئی شاہ کو
حبیب خداوند ذیجاہ کو

تو فرمائی شہ نے علی سے یہ بات
کہ اے شیر خالق ستودہ صفات

ہوے خلق مخدوم روح الامین — امام زمان خسرو متقین
شہ دین کے پیدا ہوے نور عین — تولد ہوے میرے آقا حسین
تولد ہوے دستگیر انام — تولد ہوے سرور خاص و عام
تولد ہوے بحر جود و کرم — تولد ہوے شاہ عالی ہمم
تولد ہوے بانی کائنات — تولد ہوے باعث شش جہات
سلام علے جسم و جان رسول — سلام علے نور چشم بتول
سلام علے شاہ عالم پناہ — سلام علے ابن شیر الٰہ
حسن کے برادر سلام علیک — خدا کے دلاور سلام علیک
رضا جوے خالق سلام علیک — وفادار صادق سلام علیک
شہنشاہ اعظم سلام علیک — مددگار عالم سلام علیک
سلام علیک ای بشر کے امام — سلام علیک ای شفیع انام
یہ لکھتا ہے راوی شیرین سخن — کہ ہین سبط احمد جو حضرت حسن
جب انکا ہوا دس مہینے کا سن — گذر جب گئے اُسپہ اور بیس دن
تولد ہوے تب شہ نیک نام — حسین مکرم علیہ السلام
کبھی چھ مہینہ مین دو کے سوا — نہین کوئی دنیا مین پیدا ہوا
تولد ہوے ایک یحیے نبی — یہ مدت حمل کی اُنھین تھی ملی
ہوے دوسرے خلق سبط رسول — شہ کربلا نور عین بتول
جو اتنے دنون مین یہ دو کے سوا — کسیکو نہ خالق نے پیدا کیا
جو دونون کی یکسان ولادت ہوئی — برابر حمل کی جو مدت ہوئی

لکھین عمر بھر وصف سرور جو ہم
نہو ایک شمہ بھی اُسکا رقم

پس اسجا فضائل کو کرنے تمام
ارادہ یہ رکھتا ہی شہ کا غلام

کرے کچھ ولادت کا شہ کی بیان
کہ مسرور ہون سنکے اہل جہان

بیان ولادت امام حسین علیہ السلام

جو احباب ہی معتبر اک کتاب
لکھی ہی خبر اُسمین یہ باصواب

کہ محبوب خلاق افلاک نے
شہنشاہ اقلیم لولاک نے

دیا چھوڑ بطحی کا جبکہ مقام
مدینہ مین جا کر کیا جب قیام

تب انوار زہراؑ ہوے جلوہ گر
منور ہوا میرے مولےٰ کا گھر

یہ لکھتا ہی وہ راوی خوش بیان
ہوا سن جو ہجری کا چوتھا روان

تو شبیر ہین جو کہ رشک قمر
ہوا انکا برج حمل مین گذر

یہ سامان آمد نمایان ہوا
یہ دنیا مین آمد کا سامان ہوا

ہوئی آمد آمد شہ پاک کی
وہ لخت جگر شاہ لولاک کی

ہوئی آمد اب شاہ ابرار کی
جوانان جنت کے سردار کی

حسین مکرم کی آمد ہوئی
امام معظم کی آمد ہوئی

غرض چھ مہینے بحکم قدیر
وہ گوہر صدف مین رہا جا پذیر

عیان جب ہوا ماہ شعبان کا
جو دن آیا افضال رحمان کا

اور اُسکی ہوئی پانچوین جبکہ شب
نکل آیا پردیسے ماہ عرب

مدینہ ہوا رشک باغ ارم
ہوے رونق افزا امام امم

ہوئی حق کی عالم پہ رحمت نزول
کھلا باغ زہرا مین یہ تازہ پھول

جو ہین نور عین جناب امیرؑ
سرورِ دلِ خسروِ قلعہ گیر

جو ہین بنت احمدؐ کے غنچہ دہن
جو ہین راحتِ جان پاک حسنؑ

جو ہین جانشین شاہ کرارؑ کے
برادر ہین اکرم علمدار کے

جو ہین قرۃ العین شاہ زمن
جنھین کہتے ہین خامس پنجتن

وہ ہین رحمتِ خالق ذوالمنن
ہین عالم کے مولے امام زمن

اُنھین کے تصدق مین روز جزا
خدا بخش دیگا سبھونکی خطا

رہے جسکے دل مین کہ اُنکی ولا
وہ ہو دوستدار شہ انبیا

یہ چرخِ ولایت کے ہین آفتاب
ہی ملجاے عالم انھین کی جناب

یہ ہین رونق افزاے بزم رضا
یہ ہین دل سے پابند حکم خدا

جو انکی رضا ہی وہ حق کی رضا
جو مانگا انھون نے وہ اسنے دیا

بہت سی کتابون مین مذکور ہی
جہان مین روایت یہ مشہور ہی

کہ خالق نے اُنکی خوشی کے لیے
گہر کے دو حصے برابر کیے

روایت ہی آہو کی بھی آشکار
کسیکو نہین اسمین شک زینہار

گوارا نہین حق کو انکا ملال
سدا انپہ ہی رحمت ذوالجلال

ملک ہین مقرب جو عالی مقام
وہ ہین اُنکے در کے اک ادنی غلام

رہے جبرئیل انکے خادم سدا
رہے مہد جنبان وہ صبح و مسا

یہ ہین زینت آراے ملک دنی
یہ ہین شاہ اورنگ انی انا

سمجھ لے ایسی بات سے ہر بشر
کہ ہین کون شبیر عالی گہر

کہان تک کرون انکی مدحت بیان
اور ایسی کہان میری گویا زبان

بس آگے زیادہ کرون کیا کلام
کہون کیا کہ ہین کون وہ نیک نام

جو ہین بنت آقا تو مولے ہین وہ
جو زوجہ ہین مولے کی آقا ہین وہ

اور حسنین سبطین خیر البشر
یہ سردار کونین والا گہر

شہ لافتا کے ہین دونون پسر
یہ دونون ہین زہرا کے لخت جگر

رسولِ خدا کے ہین نورِ نظر
ہین چرخ امامت کے شمس و قمر

بس اب کیا زیادہ کہے یہ غلام
کہ ہین کون عالم کے دونون امام

اسی سے ہی ثابت مرا مدعا
کہ ہین دونو فرزند خیر الورا

جو ہین دونو حضرات عالی گہر
گل باغ احمد علی کے پسر

تو ہین یہ بھی مولائے ہر خاص و عام
نہین اسمین ہرگز کسیکو کلام

حدیث شہنشاہ والا صفات
یہ لکھتا ہی اک راوی نیک ذات

کہ فرمایا شہ نے بصد خرمی
کہ ہین نور واحد سے ہم اور علی

بس اب کیا کہون کون ہین مرتضیٰ
جو ہین مظہرِ نور ربّ العلا

ذرا چشم بینا سے دیکھے بشر
کہ ہین فاطمہ کسکی نور نظر

اور انوار حسنین والا گہر
اُسی نور سے جب ہوے جلوہ گر

تو بے شبہ کہتا ہون مین یہ کلام
کہ ہین ایک ہی ذات کے پانچ نام

غرض اہل بیت جناب رسول
علی اور حسن اور حسین و بتول

یہ گلہاے گلزار اُمی لقب
دو عالم مین ہین سب سے بس منتخب

فضائل امام حسین علیہ السلام

جو ہین اہلبیت نبی مین حسین
بنے جنکا ناقہ شہ مشرقین

مناقب اہلبیت علیہ السلام

روایت ہی احمدؐ سے مشکوٰۃ مین
بہت مستند ہی وہ اس بات مین

کہ فرمایا سلطان کونین نے
رسولِ خدا شاہ قوسین نے

جو کشتی کہ دی حق نے بہر امان
پیمبر تھے جب نوح بہر جہان

ہوئی امت نوح اُسپر سوار
بارشاد عالی پروردگار

امان اُسکو بحر غضب سے ملی
نہ باد مخالف پھر اُسپر چلی

مرے اہل بیت مطہر کی ذات
ہی ویسا ہی سبکو برائے نجات

اطاعت جو اُنکی کریگا مدام
رہیگا بدل جو کہ اُنکا غلام

نہوگا کبھی اُسپہ قہرِ خدا
وہ مقبول حق ہوگا روز جزا

حدیث اور مشکوٰۃ مین ہی لکھی
سند جسکی ہی ترمذی سے ملی

کہ ارشاد کرتے تھے اکدن نبی
شفیع دو عالم شہ الطحی

علیؑ فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ
یہ ہین راحت جان و تن دل کے چین

نہین اسمین ہرگز کوئی گفتگو
مخالف ہی انکا ہمارا عدو

جو ہی دوست انکا محب ہی مرا
رہے اُسپہ ہر وقت فضل خدا

حدیث صحیحہ ہی یون بھی سُنی
یہ ہی قول شاہنشہ یثربی

کہ ہم جسکے مولی ہین اُسکے علی
ہین سردار و آقا معاون ولی

نہین اسمین ہرگز کوئی شک کی جا
کل عالم کے مولی ہین شیر خدا

جو ہین فاطمہؑ بنت شاہِ ہُدا
دل و جان سلطان ہر دو سرا

وہ ہین زوجۂ شاہ عالی مقام
وہ ہین شمع ایوان پاک امام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشر کی بھلا ایسی طاقت کہان
کرے حمد خلاق عالم بیان

کہان یہ ثنائے خداوند پاک
کہان یہ بشر ذرۂ مشت خاک

لکھون نعت احمد کہان یہ مجال
بشر سے ہی یہ کام از حد محال

فدا جسپہ ہو آپ ربِّ کریم
جگہ جسکی ہو خاص عرش عظیم

کرے اُنکی مدحت بیان کیا بشر
ادا کب ہو ذرہ سے وصف قمر

بشر کی یہ طاقت یہ ہمت کہان
کرے وصف اصحابؓ حضرتؐ بیان

جو ہی اہلبیت رسول اُمم
گلیم نبی جسنے اوڑھی بہم

ثنا خوان ہو جنکا شہ لامکان
ہو قرآن مین جنکی مدحت بیان

طہارت مین جنکی ہو آیہ نزول
کرین ناز برداری جنکی رسولؐ

بس اُنکی ثنا یہ بشر کیا کرے
مراتب سے اُنکے خبر کیا اسے

مگر ہی جو مشہور کہتا ہون مین
حدیثون کا مضمون لکھتا ہون مین

التماس نامه

یکے از کمترین بندگان خالق کونین متخلص بشر مسمے منور حسین خلف شیخ دائم علی
برادر زادهٔ منشی محمد علی نبیرهٔ شیخ نظام الدین مرحوم و مغفور متوطن قصبهٔ مظفر پور رویکے
از غلامان بارگاه خاندان اولاد نبی یعنی کفش بردار جناب فیضمآب حاجی مولوی سید
شاه امداد علی موصل بارگاه رب غیور رونق بخش مقام بهاگلپور شمع شبستان
دین متین مصطفوی صدر نشین بزم ابو العلای المنعمی المهدوی بخدمات بابرکات حضرات
ناظرین و ارباب شائقین باصد نیاز عرض پرداز که حقیر بتصنیف مثنوی هذا باظهار شاعری
مقصود ندارد و بجز حصول ثواب آخرت تمنای کدامی دیگر بهبود ندارد چونکه برادران
دینیم مجلس میلاد خیر بنیاد جناب خامس آل عبا حضرت سید الشهدا فرزند رسول انام
علیه الصلوة والسلام بذوق تمام ترتیب میدهند و استحصال سعادت ابدی میکنند
و کدامی کتاب علی الترتیب پیش نظرم نگذشت و بخواندن روایات از کتب متفرقه بمجلس
پریشانی میگشت لهذا نحیف مثنوی هذا ترتیب داد و سرورلشبر اسمش نهاد پس حضرات ناظرین
بمقتضای عیب پوشی غلطیم را بخیال نه آرند بلکه از راه کریمانه بدعای هذا این گنهگار را یاد فرمایند

بشر یارب بمحشر چون در آید	بدست او بود دامان شبیر

Saroor Basher

INDIAN INSTITUTE

بعون صنائع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

مثنوی متبرک و زیبا حصول حسنات کا ذریعہ یعنے بیان مین میلاد شریف
خامس آل عبا سید الشہدا جگر گوشۂ رسول اکبر مسمی بہ

سرور بشر

تصنیف مداح آل عبا ثنا گوے خاندانیان مصطفےٰ و
مرتضےٰ منور حسین صاحب متخلص بہ بشر

مطبع نامی منشی نولکشور مین بہ طبع ہوئی

Surur-ĕ-bashar.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.